احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 21 جون 2001ء

روزنامہ

# الفضل

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 21 جون 2001ء 28 ربیع الاول 1422 ہجری- 21 احسان 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 137

## ایمان کی مضبوطی

حضرت زبیر بن العوامؓ جب اسلام لائے تو ان کی عمر 16 سال کی تھی- ان کا چچا انہیں چٹائی میں لپیٹ کر لٹکا دیتا تھا اور نیچے آگ جلا کر ان کی ناک میں دھواں پہنچاتا اور ساتھ کہتا اسلام سے انکار کردو- مگر حضرت زبیر فرماتے کہ میں کبھی اسلام سے انکار نہیں کروں گا-

(مستدرک حاکم - کتاب معرفة الصحابه باب مناقب الزبیر جلد3 ص360)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

## ایمان کی سلامتی کے لئے باطن پر نظر رکھنی ضروری ہے

ذوالنون مصری ایک باکمال شخص تھا اور اس کی شہرت باہر دور دور پہنچی ہوئی تھی- ایک شخص اس کے کمال کو سن کر اس کے ملنے کے واسطے گیا اور گھر پر جا کر اسے پکارا تو اس کو جواب ملا کہ خدا جانے کہاں ہے- کہیں بازار میں ہوگا- وہ جب بازار میں ان کی تلاش کرتا ہوا پہنچا تو وہ بازار میں معمولی طور پر سادگی سے کچھ سودا خرید رہا تھا- لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ذوالنون ہے- اس نے دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ پست قامت آدمی ہے- معمولی سا لباس ہے- چہرہ پر کچھ وجاہت نہیں- معمولی آدمیوں کی طرح بازار میں کھڑا ہے اس سے اس کا سارا اعتقاد جاتا رہا اور کہا کہ یہ تو ہماری طرح ایک معمولی آدمی ہے- ذوالنون نے اس کو کہا کہ تو کس لئے میرے پاس آیا ہے جبکہ تیرا ظاہر پر خیال ہے- ذوالنون نے اس کے مافی الضمیر کو دیکھ لیا- اس لئے کہا کہ تیری نظر ظاہر پر ہے- تجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا-

ایمان تب سلامت رہتا ہے کہ باطن پر نظر رکھی جاوے- کہتے ہیں لقمان بھی سیاہ منظر تھے- یہی وجہ ہے جو لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں اور برگزیدوں کے پاس ارادت سے جانا سہل ہے- لیکن ارادت سے واپس آنا مشکل ہے کیونکہ ان میں بشریت ہوتی ہے- اور ان کے پاس جانے والے لوگوں میں سے اکثر ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے دل میں اس کی ایک فرضی اور خیالی تصویر بنا لیتے ہیں، لیکن جب اس کے پاس جاتے ہیں تو وہ اس کے برخلاف پاتے ہیں جس سے بعض اوقات وہ ٹھوکر کھاتے ہیں اور ان کے اخلاص اور ارادت میں فرق آ جاتا ہے- اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھول کر بیان کر دیا کہ (-) یعنی کہہ دو کہ بے شک میں تمہارے جیسا ایک انسان ہوں یہ اس لئے کہ وہ لوگ اعتراض کرتے تھے (-) اور انہوں نے کہا کہ یہ کیسا رسول ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا ہے- ان کو آخر یہی جواب دیا گیا کہ یہ بھی ایک بشر ہے اور بشری حوائج اس کے ساتھ ہیں- اس سے پہلے جس قدر نبی اور رسول آئے وہ بھی بشر ہی تھے- یہ بات انہوں نے بنظر استخفاف کہی تھی- وہ جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی بازاروں میں عموماً سودا سلف خریدا کرتے تھے- ان کے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو نقشہ تھا وہ تو نری بشریت تھی- جس میں کھانا پینا- سونا- چلنا- پھرنا وغیرہ تمام امور اور لوازم بشریت کے موجود تھے- اس واسطے ان لوگوں نے رد کر دیا- یہ مشکل اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ لوگ اپنے دل سے ہی ایک خیالی تصویر بنا لیتے ہیں کہ نبی ایسا ہونا چاہئے اور چونکہ اس تصویر کے موافق وہ اسے نہیں پاتے ہیں اس لحاظ سے ٹھوکر کھاتے ہیں- (-) غرض ہر قسم کی بشری ضرورتوں اور کمزوریوں کو اپنے اندر رکھتا ہے- اس کو دیکھ کر ان لوگوں کو جو انبیاء ورسل کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے- یہی وجہ تھی جو اللہ تعالیٰ کو ان کے اس قسم کے اعتراضوں کا رد کرنا پڑا اور قل انما انا بشر مثلکم (-) (حٰم السجدة: 7) کہنا پڑا- یعنی مجھ میں بشریت کے سوا جو امر تمہارے اور میرے درمیان فارق اور مابہ الامتیاز ہے- وہ یہ ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی وحی آتی ہے- دوسری جگہ قرآن شریف میں یہ اعتراض بھی منقول ہوا ہے کہ تو بیویاں کرتا ہے- اس کے جواب میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ کوئی نبی اور رسول ایسا نہیں جو بیوی نہ رکھتا ہو- غرض ایسی باتوں سے دھوکا نہیں کھانا چاہئے-

(ملفوظات جلد چہارم ص 414)

## ایک احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

مکرمہ فوزیہ ناصر صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب لاہور نے امسال ایم ایس سی بائیوکیمسٹری کا امتحان دیا- اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ پنجاب یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کی- احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور جماعت کے لئے مفید وجود بنائے- (آمین) (نظارت تعلیم)

## خصوصی درخواست دعا

مکرم سید یوسف سہیل شوق صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور کمزوری بہت زیادہ ہے- احباب جماعت سے اس نافع الناس وجود کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے-

## سیمینار IAAAE ربوہ چیپٹر

مورخہ 27 جون 2001ء بروز بدھ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹ وانجینئرز ربوہ کے زیر اہتمام شام 6 بجے انصاراللہ پاکستان کے ہال میں ایک سیمینار منعقد ہو رہا ہے- جس میں مکرم بشارت احمد صاحب Security Alarm System اور اس کے فوائد کے بارے میں لیکچر دیں گے نیز اس کے بعد سوال وجواب کا بھی سیشن ہوگا- احباب اس معلوماتی سیمینار میں شرکت فرما کر بھرپور فائدہ اٹھائیں-

(صدر IAAAE ربوہ چیپٹر)

## نیلامی سامان

دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان جیسے ہے کی بنیاد پر بذریعہ نیلامی مورخہ 27 جون 2001ء بوقت 30-8 بجے فروخت کیا جائے گا دلچسپی رکھنے والے دوست استفادہ فرمائیں- میز، ڈونکی پمپ، موٹر بجلی، سیلنگ فین کرسیاں- نیز سائیکل، ٹیلی فون سیٹ، پلے دروازے، کھڑکیاں، ولیاں گیٹ، سریا، گرل، دیگر سامان سکریپ وغیرہ-

(ناظم جائیداد ربوہ)

# جماعت احمدیہ گنی بساؤ کا تیسرا جلسہ سالانہ

رپورٹ: رشید احمد صاحب طیب مربی سلسلہ گنی بساؤ

جماعت احمدیہ گنی بساؤ نے مورخہ 27/26 اور 28 جنوری 2001ء کو اس ملک میں قائم ہونے والی سب سے پہلی جماعت "فریم" (Farim) میں تعمیر شدہ گنی بساؤ کی سب سے پہلی احمدیہ بیت الذکر میں اپنے تیسرے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق پائی۔ اس جلسہ کی رپورٹ قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست کے ساتھ پیش ہے۔

## تیاری جلسہ

یوں تو ذہنی طور پر جملہ احباب جماعت عموماً اور جماعت احمدیہ "فریم" (Farim) کے احباب خصوصاً ایک لمبا عرصہ پہلے سے ہی جلسہ سالانہ کے لئے تیار ہونا شروع ہو جاتے ہیں، لیکن یہ تیاریاں جلسہ کے انعقاد سے ایک ماہ قبل باقاعدہ زور وشور سے شروع ہو گئیں۔ جب امیر صاحب گنی بساؤ مکرم حمید اللہ ظفر صاحب کی جانب سے جلسہ کی تاریخوں کا اعلان ہو گیا۔ اور پھر تاریخ انعقاد سے ایک ہفتہ قبل مکرم امیر صاحب نے دارالحکومت "بساؤ" سے "فریم" آکر احباب جماعت کے ساتھ جلسہ کے جملہ انتظامات کے سلسلہ میں میٹنگ کی اور ڈیوٹیوں کی تفصیلات سے احباب کو آگاہ کیا تو باقاعدہ ایک نظام کے ساتھ جلسے کی تیاریوں کا آغاز ہو گیا۔

## شعبہ جلسہ گاہ

شعبہ جلسہ گاہ کے کارکنان نے جماعت فریم کے صدر اور افسر جلسہ سالانہ مکرم ابراہیم ڈفے (Dafe) (جو کہ قومی پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہیں) کی قیادت میں دن رات محنت کر کے بیت الذکر اور اس کے صحن اور آس پاس کو صاف کر کے چھڑکاؤ وغیرہ کیا اور جلسہ گاہ، کھانا کھلانے کا وسیع ہال اور کھانا پکانے کا ہال، لکڑیوں اور سرکیوں وغیرہ کی مدد سے سایہ دار بنایا۔

## شعبہ تزئین و آرائش

اس شعبہ نے حال ہی میں پاکستان سے تشریف لانے والے مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب آغا اور مربی سلسلہ مکرم فضل احمد صاحب مجوکہ کی کئی دنوں کی محنت اور کوششوں سے بڑے بڑے خوبصورت بینرز، جھنڈیاں اور آرائشی قمقموں کی لڑیاں تیار کر کے بیت الذکر اور جلسہ گاہ کو صحیح معنوں میں جماعتی روایات کے مطابق ایک غریب دلہن کی طرح سجایا۔

مکرم ناصر احمد صاحب کاہلوں مربی سلسلہ نے مقامی معلمین کی مدد سے مہمان نوازی کے لئے مختلف دیہات میں جا کر گائیاں اور بکرے وغیرہ خریدنے کا بندوبست کیا۔ نیز دیگر اشیاء خورد ونوش وغیرہ مہیا کیں۔

## آمد شرکاء

جلسہ میں شرکت کے لئے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ تاریخ انعقاد سے دو روز قبل شروع ہو گیا جب ملک کے جنوبی ریجن سے قریباً چار سو کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے 86۔افراد کا قافلہ جو کہ احمدی وغیر احمدی مرد وزن پر مشتمل تھا فریم پہنچا۔

ملک میں ناقص نظام ٹرانسپورٹ کی وجہ سے جماعت نے گزشتہ سال ایک ٹرک خرید لیا تھا جو جلسہ سالانہ کے شرکاء کو لانے اور واپس پہنچانے کے کام میں مصروف رہا۔ قریبی دیہات سے حاضرین کی ایک بھاری تعداد پیدل، سائیکلوں اور پبلک ٹرانسپورٹ کے ذریعہ جلسہ میں شرکت کے لئے پہنچی۔ ہمسایہ ملک گیمبیا سے مکرم عثمان باہ صاحب مشنری انچارج گیمبیا کی قیادت میں چھ افراد کا وفد۔ اور سینیگال سے مکرم عمر سعیدی صاحب معلم کی قیادت میں آٹھ افراد کا وفد بھی جلسہ میں شرکت کے لئے پہنچا۔

## افتتاح

مورخہ 26 رجنوری بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ کی ادائیگی سے اس جلسہ کا آغاز ہوا۔ معاً بعد باضابطہ افتتاحی تقریب مکرم امیر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی ریجن دوئی (Voi) کے گورنر تھے۔ دیگر اہم شخصیات میں بافاتا ریجن کے گورنر کے نمائندہ خصوصی، کیتھولک چرچ کے پادری، پولیس کمانڈنٹ دوئی ریجن، چار ممبران پارلیمنٹ اور چار مختلف سیکٹرز کے ایڈمنسٹریٹر شامل تھے۔

تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا جو کہ لوکل معلم نے کی۔ بعدہ معلم حسن دین صاحب نے پرتگیزی زبان میں ان آیات کا ترجمہ پیش کیا۔ نو احمدی دوست مکرم عبداللہ جالو صاحب نے حضرت مسیح موعود کی ایک بابرکت تحریر کا پرتگیزی ترجمہ پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے جلسہ سالانہ کی برکات اور شامل ہونے والوں کے لئے روح پرور دعائیں کی ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کی اہمیت بیان کی اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور جماعت کا مختصر تعارف پیش کیا۔ بعدہ مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ گنی بساؤ کی خدمات کو سراہا اور مبارک باد پیش کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ کی افتتاحی تقریب ختم ہوئی۔

## دوسرا اجلاس

پہلے دن کا دوسرا اجلاس نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد محترم امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا جس میں مہمان خصوصی سابق وزیر و ممبر پارلیمنٹ جناب الحاج مالم مانے (Alhaj Malam Mane) تھے۔

تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد مکرم امیر صاحب نے سیرۃ النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل خطاب کیا۔ مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں جماعت سے اپنا تعلق اور پھر ابتدائی ایام کی کیفیات خلوص اور عقیدت سے بیان کیں۔ اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ اس کی بدولت ہمیں دین کی حقیقت سے آگاہی ہوئی۔ یاد رہے کہ موصوف ملک کے ایسے سیاستدان ہیں جن کو بہت احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اس کارروائی کا اختتام ہوا۔

## دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جس میں سو فیصد حاضرین نے شرکت کی۔ دوسرے دن کا پہلا اجلاس مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا جس میں مہمان خصوصی مکرم عثمان باہ صاحب مشنری انچارج گیمبیا تھے۔

تلاوت ونظم اور ترجمہ کے بعد تین تقاریر ہوئیں پہلی تقریر مکرم فضل احمد صاحب مجوکہ نے حضرت مسیح موعود کا عشق رسولؐ کے موضوع پر کی۔ بعدہ مکرم ناصر احمد صاحب کاہلوں نے "انفاق فی سبیل اللہ" اور لوکل معلم ابوبکر انجاء نے "جماعت احمدیہ کے تعارف" پر تقاریر کیں۔

ان تقاریر کے بعد مختلف علاقوں سے آئے ہوئے نو مبایعین نے باری باری سٹیج پر آکر "میں نے احمدیت کیوں قبول کی" کے زیر عنوان اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

## دوسرا اجلاس

نماز ظہر وعصر کے بعد پانچ بجے سہ پہر دوسرے اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی جس میں مہمان خصوصی ممبر آف پارلیمنٹ مکرم انتونیو سانے (Antonio Sane) تھے۔ یہ اجلاس ان بچوں اور احباب کی تقریب آمین ختم قرآن پر مشتمل تھا جنہوں نے ملک کے مختلف حصوں میں قرآن کریم مکمل کیا تھا۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے 2 خواتین خانہ داری، 4 نوجوان لجنات اور 8 خدام سمیت اکیاون (51) طلباء نے قرآن کریم ایک سال کے اندر پڑھا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد بچوں نے "ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ" خوش الحانی سے سنایا۔ مکرم امیر صاحب نے قرآن کریم پڑھنے والوں کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے حاضرین کو قرآن کریم پڑھنے اور پھر اس پر تدبر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور دعا کے ساتھ اس کارروائی کا اختتام ہوا۔

## اختتامی اجلاس

دوسرے دن کا اختتامی اجلاس نماز مغرب و عشاء کے بعد مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس کے مہمان خصوصی بھی مکرم عثمان باہ صاحب مشنری انچارج گیمبیا تھے۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم عبداللہ اسابو صاحب نے بد رسوم کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے تربیت اولاد اور نظام جماعت سے حقیقی وابستگی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی مکرم عثمان باہ صاحب نے اپنے خطاب میں احباب جماعت گنی بساؤ کو مبارک باد پیش کی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

کھانے کے وقفہ کے بعد ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مختلف قسم کے سوالات کے تشفی بخش جواب دیئے گئے۔

## تیسرا دن

28 رجنوری بروز اتوار جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا آغاز بھی باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ بعدہ ملک کے مختلف علاقوں میں خدمت دین بجا لانے والے معلمین اور مربیان کی ایک میٹنگ امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں آئندہ کی حکمت عملی پر غور کیا گیا۔

## متفرق امور

جلسہ سالانہ کی کارروائی ملک کی عوامی زبان کریول میں ہوتی رہی۔ دو تقاریر عربی زبان میں ہوئیں۔ ہمارے دو مستعد معلمین مکرم عبداللہ امبالو صاحب Fula زبان میں اور مکرم ابراہیم درامے صاحب Mandinga زبان میں پورے جلسہ کے دوران تقاریر کی نہایت روانی سے ترجمانی کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

## مہمان نوازی

جلسہ میں شرکت کے لئے آنے والوں کی رہائش عمومی طور پر بیت الذکر میں ہی تھی لیکن ہمسایہ ممالک سے آنے والے مہمانوں کے لئے لوکل احباب نے اپنے گھروں کے دروازے کھول دیئے جس سے ربوہ اور قادیان کے جلسوں کی یاد تازہ ہو گئی۔ اسی طرح صدر صاحبہ لجنہ کی قیادت میں 20 سے زائد خواتین نے قریباً چھ روز تک مسلسل ناشتہ اور کھانا پکانے میں مدد دی۔

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

محترمہ طاہرہ تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم نورالحق تنویر صاحب

## منکسر المزاج، قناعت پسند، دینی کاموں میں مگن اور سادہ و پروقار شخصیت کے حامل

# محترم قریشی نورالحق صاحب تنویر کی زندگی پر ایک نظر

جن لوگوں کو میں ذاتی طور پر بہت قریب سے جانتی ہوں ان میں محترمی قریشی نورالحق صاحب تنویر مرحوم کا مقام ایک نمایاں درجہ رکھتا ہے۔ ایسا میں اس لئے نہیں کہہ رہی کہ وہ میرے رفیق حیات تھے اور ایسا بھی نہیں تھا کہ انہوں نے مجھے کوئی بہت زیادہ دنیاوی عیش و عشرت والی زندگی گزارنے کے مواقع مہیا کئے۔ بلکہ ایسا ہے کہ انہوں نے مجھے حقیقی سکون قلب عطا کیا جو کہ فی زمانہ عنقا ہے اور سکون قلب حاصل کر لینا ایسی نعمت غیر مترقبہ ہے جو کہ شاید قارون کا خزانہ پالینے والوں کو بھی حاصل نہیں ہوتی۔

## شادی سے قبل کا زمانہ

شادی سے قبل میں ذرا مختلف عادات کی مالک تھی۔ وقف یا واقفین زندگی کے بارے میں زیادہ شعور یا آگاہی نہ رکھتی تھی۔ میرے والد صاحب محترم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب مرحوم بے حد نیک انسان تھے۔ اتنے نیک کہ اس سلسلہ میں اپنے عزیز و اقارب، بیوی بچوں حتی کہ خود اپنی ذات تک کو پس پشت ڈال دیتے تھے۔ اس کی چھوٹی سی مثال یہ ہے۔ کہ وہ تقریباً بیس سال تک فالج کے مریض رہے اور ایسے میں جب کہ خود ان کی ادویہ اور دوسری ضروریات زندگی کے لئے اچھی خاصی رقم کی ضرورت ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ تینوں بچوں کی تعلیم اور شادیوں وغیرہ کی ذمہ داریاں ہنوز باقی تھیں اور ایک مقررہ پنشن کے علاوہ ان کا اور کوئی ذریعہ آمدن بھی نہ تھا ایسے میں انہوں نے اپنے کلیم کے سلسلہ میں ملنے والی ساری کی ساری رقم فضل عمر فاؤنڈیشن میں دے دی اس وقت کم فہمی کی بناء پر ہمیں ان کا ایسا کرنا برا بھی لگا۔ دوسرے فوجی ہونے کی وجہ سے ان کی طبیعت میں حد درجہ اصول پسندی اور سختی بھی تھی اور ہم ان کی اس سختی اور اصول پرستی کو ان کی حد سے بڑھی ہوئی نیکی ہی گردانتے تھے۔ گو بعد میں گزرے ہوئے وقت کے ساتھ اور کچھ شعور کی پختگی کے باعث وہی نیکی، سختی اور اصول پرستی ہمیں سنہری اصول لگنے لگے۔ چنانچہ واقفین زندگی کے بارہ میں بھی ذہن پر یہی تاثر تھا کہ یہ لوگ بہت نیک ہونے کی وجہ سے کچھ سخت اور قدرے خشک طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ لیکن غالباً میرے خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا اور اس نے میرے دل و دماغ پر چھائے ہوئے اسی غلط یا بچگانہ تاثر کو دور کرنا تھا کہ اس نے میرا زندگی بھر کا ناطہ ایک حقیقی معنوں میں واقف زندگی سے جوڑ دیا۔

## ہشت پہلو ہیرا

خدا شاہد ہے کہ 36 سالہ طویل شب و روز میں کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی محترمی تنویر صاحب نے میرے پچھلے خدشات کو صحیح ثابت ہونے کا موقعہ نہ دیا۔ ایسا بھی نہیں کہ ہمارے مابین کبھی کوئی اختلافات نہیں ہوئے بحیثیت ایک انسان کے مجھ میں بھی بے شمار بشری کمزوریاں ہوں گی اور محترم تنویر صاحب بھی آخر کو ایک انسان ہی تھے جب کہ خدا کے سوا کسی کی ذات بھی کمزوریوں سے مبرا نہیں لیکن انہوں نے کبھی بھی مجھ پر کوئی ناجائز سختی نہیں کی اور نہ ہی کبھی برا بھلا کہا ان کی ذات تو ایک ایسا ہشت پہلو ہیرا تھی جس کے ہر ہر پہلو میں سے ان کی شخصیت کی انمٹ خوبیاں واضح طور پر ابھر کر آتی تھیں اور ان کی انہی خوبیوں کی بناء پر غیر محسوس طریق پر خود بخود ان کی پسند اور عادات میں ڈھلتی گئی۔ اگر گھر میں کبھی کسی بات پر معمولی رنجش یا ناراضگی ہوئی بھی تو وہ صرف خود تک محدود رہتی اور اس دوران کسی آنے والے مہمان یا عزیز رشتہ دار کو ہماری آپس کی اس ناراضگی کا احساس تک نہ ہوتا بلکہ اکثر آنے والے کی وجہ سے ہماری ناراضگی خود بخود دور ہو جاتی۔

## منکسر المزاجی اور قناعت پسندی

ہم زندگی کے چھوٹے بڑے معاملات میں بھی آپس میں صلاح مشورہ کیا کرتے تھے۔ بچوں کی شادیوں، لین دین یا کسی اور مسئلہ پر جب میں نے آپ سے مشورہ لینا تو ہمیشہ یہی کہنا کہ یہ تو عورتوں کی فیلڈ ہے پھر بھی حسب حالات ہمیشہ مفید اور اچھے مشوروں سے نوازتے تھے۔ طبیعت میں حد درجہ منکسر المزاجی تھی، دنیاوی حرص تو آپ میں نام کو نہ تھی۔ بردباری، حلیمی اور قناعت پسندی کا یہ عالم تھا کہ کٹھن سے کٹھن حالات میں بھی صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے تمام کاموں میں برکت ڈالی اور ایسا سب کچھ توکل علی اللہ کے ہی طفیل تھا۔

## چھوٹوں سے شفقت اور مہمان نوازی

چھوٹے بچوں کے ساتھ ان کا پیار و شفقت بے مثال تھا۔ نہ صرف اپنے بچوں اور نواسے نواسیوں کے ساتھ ان کو والہانہ لگاؤ تھا بلکہ عزیز رشتہ داروں، ملنے ملانے والوں حتی کہ کام کرنے والیوں کے بچوں کے ساتھ بھی بہت پیار و شفقت کا برتاؤ کرتے تھے اور حتی الوسع یہی کوشش ہوتی کہ بچوں کو کچھ نہ کچھ کھانے کو دیا جائے۔ مہمان نوازی تو ان کی سرشت میں تھی اگر کوئی مہمان ان کے مختصر سے آرام کے وقت میں یا آدھی رات کے وقت بھی آجاتا تو کبھی ماتھے پر بل نہ آتا بلکہ فوراً اٹھ کر ان کے آرام و طعام کے بندوبست میں لگ جاتے اور ہمیشہ کوشاں ہوتے کہ مہمان کی زیادہ سے زیادہ مدارت کی جائے اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

## عربی زبان میں مہارت

رات دیر تک اپنے کمرے میں جماعتی کاموں، جامعہ کے کاموں میں لگے رہتے یا پھر ڈش پر عربی پروگرام (جو کہ ان کے پسندیدہ ترین پروگرام تھے) دیکھتے رہتے۔ عربی سے ان کا لگاؤ عشق کی حد تک تھا۔ یہ اس لئے تھا کہ عربی زبان ہمارے نبی کریم ﷺ کی زبان تھی اس کے علاوہ انہوں نے قاہرہ سے عربی ادب میں ماسٹرز بھی کیا تھا۔ آپ خود بتاتے تھے کہ جب آپ کا مقالہ کا جس کا عنوان امثال القرآن واثرھا فی الادب العربی الی القرن الثالث الھجری ہے۔ فائنل انٹرویو ہونے لگا تو ممتحن حضرات جو کہ وہاں کی یونیورسٹی کے مانے ہوئے پروفیسرز تھے انہوں نے ازراہ مذاق پوچھا کہ آپ ہمارے سوالوں کے جواب کس زبان میں دیں گے۔ تو میں نے کہا کہ میں عربی میں دونگا اور جب آپ نے ان کو سوالات کے جوابات فصیح و بلیغ عربی میں دیئے تو وہ ششدر رہ گئے۔

ہماری شادی کے بعد آپ نے مجھے بھی چند اہم فقرے اور ان کے جوابات سکھائے جو کہ اب تک اکثر گھر میں عام بات چیت کے دوران بولا کرتے تھے۔ اگر کبھی کسی بچی یا بچے نے آپ سے عربی پڑھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو کبھی بھی انکار نہ کیا البتہ اپنی انتہائی مصروفیت کی بناء پر یہ کہتے کہ میں وقت معین نہیں کر سکتا میں جب بھی فارغ ہوا کروں خواہ وہ رات کا وقت ہی کیوں نہ ہو آپ پڑھ لیا کریں۔ عربی پڑھانے کا معاوضہ کبھی قبول نہ کیا۔

## خدا پر توکل

زندگی میں کئی ایک ایسے مراحل بھی آئے کہ اشد ضرورت کے وقت بظاہر کوئی سامان نہ تھا۔ میں اکثر پریشان ہو جاتی لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو حقیقت میں ایسا نفس مطمئنہ عطا کیا ہوا تھا کہ آپ ذرا بھی پریشان نہ ہوتے تھے آپ کے چہرے پر وہی معصومیت اور اطمینان ہوتا اور پھر حقیقت میں یا تو خدا تعالیٰ کو آپ کے توکل علی اللہ اور قناعت پسندی کی ادا اس حد تک پسند آتی کہ وہ آپ کی شبینہ دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے بالکل غیر متوقع طور پر ایسے سامان پیدا کر دیتا کہ عقل دنگ رہ جاتی۔

## طبیعت میں ٹھہراؤ اور اطمینان

میری طبیعت کچھ ضرورت سے زیادہ حساس واقع ہوئی ہے۔ اور میں بچوں کے معاملے میں جلد پریشان ہو جاتی ہوں۔ خاص طور پر جب کہ وہ دوسرے شہر سے ربوہ آ رہے ہوتے اور ان کے پہنچنے میں قدرے تاخیر ہو جاتی یا وہ یہاں سے دوسرے شہر جا رہے ہوتے اور ان کے خیریت سے پہنچنے کی اطلاع جلدی نہ ملتی تو میری پریشانی سے بری حالت ہو جاتی اور دل میں طرح طرح کے وسوسے اور اندیشے سر اٹھانے لگتے۔ جب کہ ایسے میں تنویر صاحب بالکل مطمئن انداز میں اپنے روزمرہ کے معمولات میں مصروف رہتے۔ اکثر اوقات مجھے غصہ بھی آجاتا کہ میں اتنی زیادہ پریشان ہوں اور آپ اتنے مطمئن پھر رہے ہیں تو ایسے میں کہتے کہ پریشان ہونے سے جی جلانے کے سوا کیا حاصل ہوتا ہے میں دعا کر رہا ہوں انشاء اللہ سب خیریت ہوگی اور ایسے میں واقعۃً یا تو بچے خیریت سے اپنے گھر پہنچ جاتے یا پھر ان کے خیریت سے پہنچنے کی اطلاع آجاتی۔ میں حیران ہوتی تھی کہ خدا تعالیٰ نے ان کو کس قدر ضبط اور صبر و تحمل عطا کیا ہوا تھا۔

## لطیف مزاح کی حس

آپ کی طبیعت میں لطیف مزاح کی حس بھی پائی

جاتی تھی اپنے بے تکلف دوستوں خاص کر جامعہ سے متعلق دوست ہوتے تو اکثر دل کھول کر قہقہے لگانے کی آوازیں بھی آتیں۔ عزیز رشتہ داروں، ملنے والوں اور بچوں میں مل کر بیٹھتے تو ہلکا پھلکا مذاق بھی کرتے لیکن ایسا کرتے ہوئے عمر اور مرتبے کا لحاظ ضرور رکھتے۔ اپنے بیٹے، داماد یا دوسرے عزیز رشتہ داروں کے بچوں کو زبانی مخاطب کرنے یا خط میں لکھنے میں لفظ "صاحب" استعمال کرتے اور ان کے آرام اور ضروریات کا حتی المقدور خیال رکھتے تھے اور خدا تعالیٰ نے آپ کو داماد بھی ایسے عطا کئے جو کہ آپ سے ایسا پیار و محبت کرتے جیسا کہ اپنے حقیقی باپ سے کیا جاتا ہے۔

## شہرت سے دوری

طبیعت میں نام و نمود یا سستی شہرت حاصل کرنے کی ہرگز ہرگز کوئی خواہش نہ ہوتی تھی۔ آپ کے بچے اور عزیز و اقارب اکثر کہتے تھے کہ آپ نماز کیوں نہیں پڑھاتے یا درس کیوں نہیں دیتے کیونکہ آپ کا قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا انداز بہت دلنشین تھا لیکن آپ ہمیشہ یہی کہتے کہ مجھ سے بڑے بزرگ موجود ہیں۔

## بیماری میں تحمل مزاجی

شدید اور اذیت ناک بیماری میں بھی ایک لفظ تک ناامیدی یا ناشکری کا نہ نکلا۔ یا تو خدا تعالیٰ نے ان کی نیکیوں کے اس دنیا میں ہی اجر کے طور پر واقعی ان کو ان کی بیماری کی کوئی تکلیف نہ دی یا پھر وہ اپنے ضبط و تحمل کی وجہ سے اپنی تکلیف کا اظہار ہی نہ کرتے تھے۔ جب بھی کسی نے آپ کی طبیعت کے بارے میں پوچھا تو ہمیشہ یہی جواب دیا کہ الحمدللہ میں بہت بہتر ہوں جزاک اللہ۔ ان کے آخری الفاظ بھی الحمدللہ، الرحمن، الرحیم تھے۔

## خوراک میں اعتدال

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ انسان کی جوں جوں عمر گزرتی جاتی ہے اس میں زندہ رہنے دنیا اور دنیاوی آسائشوں سے اور خاص طور پر اچھا اور زیادہ کھانے پینے کی حرص بڑھ جاتی ہے لیکن آپ میں پرخوری کی عادت کسی بھی عمر میں نہ تھی بلکہ ہمیشہ جیسا بھی کھانا ہوتا انتہائی صبر و شکر اور قناعت کے ساتھ کھا لیتے۔ بقول خود ان کے کہ ہم نے تو صرف پیٹ کا جہنم بھرنا ہے۔ نیز یہ کہ ہم نے تو کھانے کے لئے زندہ نہیں رہنا ہے بلکہ صرف زندہ رہنے کے لئے کھانا ہے۔ اور مجھے نہیں یاد کہ انہوں نے کبھی بھی کھانے میں کوئی نقص نکالا ہو۔ صدر محلہ اور جامعہ کے استاد ہونے کی وجہ سے ان کی میز اکثر شادی کارڈوں اور مختلف دعوت ناموں سے بھری رہتی تھی۔ جنہیں وہ ترتیب وار تاریخ کے مطابق سیٹ کر کے رکھتے اور ان میں شرکت بھی کرتے لیکن کبھی بھی ہاتھ بڑھا کر کسی ڈش سے لینے کی کوشش نہ کی۔ ایک بار جس جگہ کھڑے ہو جاتے یا جگہ مل جاتی وہیں سے مناسب مقدار میں لے کر کھا لیتے۔ گھر میں کھانا وہ بڑی نفاست اور آرام کے ساتھ کھاتے تھے۔ آہستہ آہستہ اور بہت چبا چبا کر کھاتے تھے۔ اور کھانے میں ان کو میٹھا اور ہر قسم کی سلاد بے حد پسند تھی۔

## سادہ طبیعت

طبیعت میں بے حد سادگی تھی۔ فضول نمود و نمائش کو ہرگز پسند نہ کرتے تھے۔ لباس سادہ لیکن صاف ستھرا پہنتے تھے۔ البتہ پرفیوم ان کو ہمیشہ سے پسند تھی اور اس کا استعمال باقاعدگی کے ساتھ کرتے تھے۔ ان کی اس پسند کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے دوست احباب اور عزیز و اقارب ہمیشہ ان کو پرفیوم کا تحفہ دیا کرتے تھے۔

## خلافت سے وابستگی اور کام میں لگن

جماعت سے ان کا لگاؤ جنون کی حد تک تھا۔ انہوں نے خلافت کے تین ادوار دیکھے اور حقیقی معنوں میں تن، من، دھن کے ساتھ ان کے ساتھ وابستہ رہے۔ جماعتی فرائض کی ادائیگی میں مصروفیت روک نہ بن سکی اور اپنی بیماری کی انتہائی شدت کے دنوں میں بھی [illegible] کہ وہ ایک قدم بھی چل سکے انہوں نے جامعہ یا محلے کی صدارت کے کاموں کی انجام دہی میں کوئی کوتاہی نہ کی۔ اگر آپ چاہتے تو اپنی بیماری کی شدت کے پیش نظر کافی عرصہ قبل چھٹی لے سکتے تھے۔ لیکن خدمت دین سے چھٹی کا تو شاید آپ نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا۔ ان کی روز بروز گرتی ہوئی صحت کو دیکھتے ہوئے متعدد بار آپ کے بچوں اور دیگر احباب نے آپ سے آرام کرنے کی درخواست کی لیکن آپ کا ہمیشہ یہ جواب ہوتا "کہ آرام تو بس ایک بار ہی کریں گے" اور فی الحقیقت آپ نے اپنا کہا سچ کر دکھایا۔

## خلیفۃ المسیح سے ملاقات کا شرف

1996ء میں آپ نے جلسہ سالانہ لندن میں شمولیت کے لئے لندن کی ویزے کے لئے اپلائی کیا۔ تو ویزہ نہ ملا جس پر آپ بہت زیادہ دلگرفتہ ہوئے۔ فوراً بعد جرمنی کے ویزے کے لئے اپلائی کر دیا تو خدا کے فضل سے ویزہ مل گیا۔ اس پر ان کی خوشی دیدنی تھی۔ اور مجھے بخوبی یاد ہے کہ جس روز آپ کو جرمنی کا ویزہ ملا آپ اسلام آباد میں رات کے بارہ بجے کے بعد مجھ کو اسی خوشی میں آئسکریم کھلانے لے کر گئے۔ حالانکہ عام طور پر ایسا آپ کا طریق نہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی انتہائی خواہش کے تحت آپ کو اس سال جرمنی کے سالانہ جلسہ میں شرکت کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ حضور سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا اور ان کی پیاسی روح کو سیرابی حاصل ہوئی۔ کیونکہ بچپن ہی سے سیر و تفریح کے شوقین تھے اس لئے اس کا بھی خوب موقعہ ملا اور تقریباً دو ماہ کے بعد نہایت شاداں و فرحاں واپس لوٹے تو طبیعت میں سکون اور طمانیت آچکی تھی۔

## ورزش کی عادت

آپ روزانہ نماز فجر کے بعد ایک ڈیڑھ گھنٹہ کے لئے واک کرنے ضرور جاتے پھر گھر واپس آکر کچھ دیر کے لئے ورزش بھی کرتے۔ میں اکثر یہ کہتی کہ جب آپ واک کر آئے ہیں تو پھر ورزش کی کیا ضرورت تو اس پر جواب دیتے کہ واک اپنی جگہ اور ورزش اپنی جگہ۔ اس کے علاوہ قدرتی مناظر اور پھولوں سے بھی آپ کو بہت لگاؤ تھا۔

## آئیڈیل شخصیت

آپ کے اور میرے غیر از جماعت عزیز بھی آپ کی خوبیوں کی بناء پر آپ کی بہت عزت اور توقیر کرتے تھے۔ میرے ایک کزن کے بیٹے جو کہ گورنمنٹ کے ایک اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں وہ جب آپ کی وفات پر بغرض افسوس آئے تو کہنے لگے کہ انکل تنویر تو میرے آئیڈیل تھے۔ ایک مرتبہ ہم ان کے بھائی کے ولیمے پر لاہور گئے تو ادھر کئی اعلیٰ عہدیداران اور پڑھے لکھے لوگ موجود تھے۔ میرے کزن نے ان لوگوں سے محترم تنویر صاحب کا تعارف بے حد اچھے الفاظ میں کرایا۔ ان سب نے محترم تنویر صاحب سے ملنے پر بہت خوشی کا اظہار کیا بلکہ کافی وقت تک آپ سے مختلف موضوعات پر تبادلہ خیالات کرتے رہے۔

## کھیلوں سے رغبت

کھیلوں کا بھی آپ کو بہت شوق تھا۔ کبڈی میروڈبہ، فٹ بال، والی بال، کے علاوہ تاش کے بھی بہترین کھلاڑی تھے۔ آپ نے اپنی زندگی شروع سے ہی ایک باقاعدہ ترتیب دیئے گئے پروگرام کے تحت گزاری۔ قاہرہ میں اپنے چھ سالہ قیام کے دوران ایک روز بھی ڈائری لکھنے کا ناغہ نہ کیا اور تقریباً ہر روز کی ڈائری کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا کہ الحمدللہ آج بروقت تہجد کے وقت آنکھ کھل گئی۔

## دینی کاموں میں پابندی

وہ کہتے تھے کہ مصر روانگی کے وقت میں نے دل میں عہد کیا تھا کہ ہر وقت باوضو رہوں گا اور ہر نماز بروقت ادا کروں گا۔ اور خدا کے فضل اور اسی عہد پر کاربند رہنے کی وجہ سے خدا نے آپ کو بامراد لوٹایا۔ مجھے نہیں یاد کہ آپ نے کبھی سوائے کسی اشد مجبوری کے باجماعت نماز نہ ادا کی ہو۔ اگر کبھی کسی مجبوری کے تحت بیت الذکر نہ جا سکتے یا کسی ایسی جگہ ہوتے جہاں بیت نہ ہوتی تو گھر میں سب کو لے کر باجماعت نماز پڑھاتے۔ اسی طرح قرآن کریم اور اس کی باقاعدہ تلاوت سے ان کا لگاؤ عشق کی حد تک تھا اور کئی کئی گھنٹوں قرآن کریم کی تلاوت ترجمہ کے ساتھ کرتے۔ اور اپنے نکات پر تو کوئی جگہ نوٹ بھی تحریر کرتے جاتے۔ حضور کا خطبہ جمعہ اور رمضان المبارک میں درس قرآن والہانہ انداز میں سنتے۔ اور اگر اس دوران کوئی ملاقات کے لئے یا کسی کام کی غرض سے آجاتا تو طبیعت پر بہت ناگوار خاطر گزرتا بلکہ اکثر کہلا دیتے کہ خطبے یا درس کے بعد آئیں۔ حالانکہ عام طور پر کسی کو ملنے سے انکار کرنے کی عادت آپ کو ہرگز نہ تھی۔

## حقوق العباد کی ادائیگی

ہمسایوں، عزیزوں یا اہل محلہ میں سے اگر کسی نے آدھی رات کے وقت یا عین دوپہر کو آپ کے مختصر آرام کے وقت بھی اپنے کسی کام کی غرض سے اٹھایا تو ماتھے پر بل ڈالے بغیر ان کے کام کے لئے چل پڑتے۔ بلکہ اکثر تو یوں ہوتا کہ دوپہر کو دو اڑھائی بجے آکر ابھی کھانا کھانے بیٹھتے ہی ہوتے یا بمشکل ایک لقمہ توڑا ہوتا تو کوئی نہ کوئی اپنے کام کاج کی غرض سے آجاتا تو کھانا وہیں چھوڑ کر باہر چلے جاتے۔ اپنے نفس یا آرام کا تو خیال تک نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی اچانک اور ناگہانی وفات پر ایسے ایسے احباب آکر روئے ہیں۔ جن کو کہ ہم نے کبھی دیکھا تک نہ تھا۔ اکثر غریب خواتین آکر بلک بلک کر روئیں کہ وہ تو ہمارے سب سے زیادہ مددگار تھے۔ اکثر بچیوں نے فون پر یا ملنے پر بتایا کہ کسی نہ کسی وجہ سے ان کے گھریلو حالات اس حد تک ابتر ہو چکے تھے کہ نوبت علیحدگی تک آگئی تھی لیکن صدر صاحب نے نہایت حکمت عملی بردباری اور سوجھ بوجھ سے کام لے کر بگڑے ہوئے معاملات کو نہایت احسن طریق پر سلجھا دیا اور بقول ان کے آج وہ اپنے اپنے گھروں میں صرف اور صرف صدر صاحب کی بصیرت اور حکمت عملی کی وجہ سے آباد ہیں۔

## نماز تہجد کی باقاعدہ ادائیگی

جب کبھی رات کے پچھلے پہر میری آنکھ کھلتی میں نے ہمیشہ آپ کو اپنے رب کے حضور سربسجود پایا۔ اور اس میں سوائے آخری شدید بیماری کے سر مو فرق نہ آیا۔ بلکہ رمضان المبارک کے مہینہ میں جب کہ آپ کی بیماری کافی شدت اختیار کر گئی تھی تو اکثر رات کے پچھلے پہر اٹھ کر بیٹھ جاتے میں کہتی کہ سو جائیں تو جواب دیتے کہ نیند نہیں آرہی نیند آئے بھی کیونکر جب کہ ساری زندگی تو آپ نے وہ وقت تہجد پڑھتے ہوئے گزارا تھا۔ کبھی طبیعت ٹھیک ہوتی تو تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر تہجد پڑھ بھی لیتے۔ کبھی بھی کسی کام میں دکھاوا نہ کیا۔ خود بھی کام کرتے اور ہر کام

باقی صفحہ 6 پر

# لعلِ تاباں

## دنیا سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سو رہے تھے۔ جب اٹھے تو چٹائی کے نشان پہلو مبارک پر نظر آئے۔ ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کے لئے نرم سا گدیلہ بنا دیں تو کیا اچھا نہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا۔ مجھے دنیا اور اس کے آراموں سے کیا تعلق؟ میں اس دنیا میں اس شترسوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے اترا اور پھر شام کے وقت اسکو چھوڑ کر آگے چل کھڑا ہوا۔

(ترمذی کتاب الزھد)

## قیمتی مال کی قربانی

ایک صحابی ایک پہاڑی درے میں بکریاں چرا رہے تھے کہ رسول کریم ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والے آ گئے۔ صحابی نے پوچھا مجھے کیا دینا ہوگا۔ بتایا گیا کہ ایک بکری اس پر وہ صحابی ایک نہایت عمدہ فربہ گابھن بکری لے آئے مگر لینے والے نے انکار کر دیا کہ رسول کریمؐ نے زیادہ قیمتی مال لینے سے منع کیا ہے۔ اس پر وہ ذرا کم قیمت بکری لے آئے تو بکری قبول کر لی گئی۔

(سنن ابو داؤد کتاب الزکوۃ باب فی زکوۃ السائمہ)

## علم موازنہ مذاہب کا ایک لطیف نکتہ

الیف سی کالج لاہور کے ایک پروفیسر سراج الدین صاحب نے 1897ء میں عیسائیت اختیار کر لی اور حضرت مسیح موعود کی خدمت میں چار شکوک ارسال کئے جس کے ازالہ کے لئے آپ نے 22۔ جون 1897ء کو عرفان و حکمت سے لبریز ایک رسالہ قادیان سے شائع فرمایا جس میں علاوہ دیگر بے شمار نکات معرفت کے علم موازنہ مذاہب عالم سے متعلق ایک نہایت لطیف نکتہ بیان فرمایا۔ چنانچہ بائبل، انجیل اور قرآن مجید کا موازنہ کرتے ہوئے تحریر کیا:۔

"گو نفس تعلیم تینوں کتابوں کا ایک ہی ہے مگر کسی نے کسی پہلو کو شد و مد کے ساتھ بیان کیا اور کسی نے کسی پہلو کو اور کسی نے فطرت انسانی کے لحاظ سے درمیانہ راہ لیا جو طریق قرآن کا ہے......

**پس جس طرح پستان میں آ کر خون دودھ بن جاتا ہے اسی طرح توریت اور انجیل کے احکام قرآن میں آ کر حکمت بن گئے** ... شریعت قصوں کے طور پر توریت سے آئی اور مثالوں کی طرح انجیل سے ظاہر ہوئی اور **حکمت کے پیرایہ میں قرآن شریف سے حق اور حقیقت** کے طالبوں کو ملی"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب صفحہ 33 طبع اول۔ روحانی خزائن جلد 12۔ صفحہ 359)

## روزانہ ایک صفحہ پڑھیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

اصلاح نفس کے لئے دوسری چیز یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود(-) کی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لوگ باقاعدہ حضرت صاحب کی کتب کا مطالعہ نہیں کرتے۔ اگر ہر ایک احمدی یہ فیصلہ کر لے کہ حضرت صاحب کی کسی کتاب کا روزانہ کم از کم ایک صفحہ کا مطالعہ کیا کروں گا۔ تو اس کا بہت بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود(-) کی کتب میں وہ روشنی اور وہ معارف ہیں جو قرآن کریم میں مخفی طور پر بیان ہوئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود(-) نے ان کی اپنی کتب میں تشریح فرمائی ہے حتیٰ کہ ایک ادنیٰ لیاقت کا آدمی بھی انہیں سمجھ سکتا ہے(-)۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر ایک احمدی حضرت مسیح موعود(-) کی کتب میں سے کم از کم ایک صفحہ روزانہ پڑھا کرے۔ عیسائی انجیل کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان لوگوں کو چھوڑ کر جو علی الاعلان دہریہ ہیں باقی سب اسے پڑھتے ہیں۔ وہ رات کو اپنے بچوں کو سونے نہیں دیتے جب تک کہ دعا نہ کرا لیں پھر کتنے افسوس کی بات ہے کہ جن کو دہریہ اور بے دین اور کیا کیا کہا جاتا ہے وہ تو اپنی مذہبی کتاب کا مطالعہ نہیں چھوڑتے جس میں بہت کچھ تغیر و تبدل ہو چکا ہے مگر آپ لوگ جن کو تازہ کتابیں ملی ہیں آپ انہیں نہیں پڑھتے کم از کم ایک صفحہ روزانہ ضرور پڑھنا چاہئے۔

(انوار العلوم جلد 10 ص 92)

## بشارت الٰہی

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں

○ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے عہد ہمایوں میں ایک مرتبہ میں قادیان مقدس میں حاضر ہوا تو منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی سے ملاقات ہوئی۔ حضرت منشی صاحب ان دنوں مہمان خانہ کی بجائے حضرت مسیح موعود کے بیت الفکر میں سویا کرتے تھے۔ ایک رات عشاء کی نماز کے بعد مختلف مسائل کے متعلق گفتگو کرتے کرتے آپ نے مجھے کہا کہ میں آج کل بیت الفکر میں سویا کرتا ہوں آیئے! وہاں ہی چل کر بیٹھیں اور گفتگو کریں۔ چنانچہ میں آپ کے ساتھ ہو لیا اور ہم دونوں دیر تک بیت الفکر میں باتیں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب دس گیارہ بجے کا وقت ہو گیا تو آپ نے مجھے کہا آپ آج یہاں میرے پاس ہی سو رہیں میں نے بھی مناسب سمجھا مگر آپ تو سو گئے اور میرے دل پر قیامت کا ہولناک تصور کچھ ایسے رنگ میں مستولی ہوا کہ تقریباً رات کے دو بجے جبکہ میری حالت قوت ضبط سے باہر ہونے لگی آہستہ سے بیت الفکر سے باہر نکلا اور قادیان سے مشرق کی طرف ایک بیری کے درخت کے پاس صبح تک روتا رہا۔ نماز کے وقت بیت مبارک میں آیا اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے پیچھے نماز ادا کی۔ نماز کے بعد منشی صاحب فرمانے لگے آپ مجھے سویا ہوا چھوڑ کر خود بیت الذکر تشریف لے آئے ہیں مجھے بھی جگا لیتے تو میں بھی آپ کے ساتھ بیت الذکر آ جاتا۔ میں نے کہا کہ آپ آرام سے سوئے ہوئے تھے میں نے آپ کو جگانا مناسب نہیں سمجھا۔ اس کے بعد جب کچھ روز تک میں اسی طرح قیامت کے ہولناک تصور سے خوفزدہ رہا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود بیت مبارک کی دوسری چھت پر بہشتی مقبرہ کی طرف منہ کئے ہوئے تشریف فرما ہیں آپ کے پاس ایک رجسٹر ہے جس میں جنتی لوگوں کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوں اور خیال کرتا ہوں کہ نہ معلوم اس رجسٹر میں میرا نام بھی موجود ہے یا نہیں۔ میرا یہ خیال کرنا ہی تھا کہ حضرت صاحب نے اس رجسٹر کے اوراق الٹنے شروع کئے یہاں تک کہ ایک صفحہ پر یہ لکھا ہوا میں نے پڑھا۔

"مولوی غلام رسول راجیکی"

اور اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔

(حیات قدسی جلد 2 ص 8)

## رسول اللہ ؐ کا بستر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کے باریک نرم ریشے بھرے ہوئے تھے۔

(بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی)

## دوست کا انتخاب

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ایک کتاب میں ایک عجیب بات لکھی ہے کہ ایک شخص سڑک پر روتا چلا جا رہا تھا راستہ میں ایک ولی اللہ اس سے ملے انہوں نے پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرا دوست مر گیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ تجھ کو پہلے سوچ لینا چاہئے تھا۔ مرنے والے کے ساتھ دوستی ہی کیوں کی؟"

(ملفوظات جلد ہفتم ص 22)

## کوئی بقایا نہیں

عبدالسلام خان صاحب بیان کرتے ہیں:

پشاور سے سید امیر بابا کا ایک لڑکا تھا باز میر۔ وہ بھی کسی دفتر میں چپڑاسی تھا۔ دونوں باپ بیٹے ہر ماہ ایک ایک روپیہ پس انداز کرتے تھے۔ ایک سال باپ جلسہ سالانہ پر قادیان جاتا اور ایک سال بیٹا۔ دونوں باپ بیٹے بہت مخلص احمدی تھے۔ سید امیر بابا موصی تھے۔ اور اپنا چندہ باقاعدہ ادا کرتے تھے۔ ان کی وفات پر میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور لے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دیکھتے ہی فرمایا۔ ان کو جنت میں لے جاؤ ان کے ذمہ کوئی بقایا نہیں ہے۔ اور فرشتے ان کو جنت میں لے گئے۔ یہ واقعہ میں نے ایک دفعہ ان کے پوتے پروفیسر محمد اقبال خان ایم اے کو جو کہ مخلص احمدی ہیں سے بیان کیا تو انہوں نے کہا۔ بالکل ایسا ہی سلوک دفتر بہشتی مقبرہ والوں نے مجھ سے کیا جب کہ میں نے ان کو کہا کہ میں دادا صاحب کا کتبہ مقبرہ بہشتی میں لگانا چاہتا ہوں تو انہوں نے رجسٹر دیکھ کر کہا کہ بے شک لگوائیں۔ ان کے ذمہ کوئی بقایا نہیں ہے۔

(حیات الیاس ص 133)

# انتخابی امیدواروں کی علمیت واہلیت

## روزنامہ خبریں کی رپورٹ کا خلاصہ

### مذہب سے متعلق پوچھے گئے سوالات

انتخابات کے تیسرے مرحلے میں تحصیل گوجرہ میں ریٹرننگ آفیسر سول جج گوجرہ رضا اللہ خان کی عدالت میں ریٹرننگ آفیسر نے ایک امیدوار کو جب کلمہ طیبہ سنانے کے لئے کہا تو اس نے نفی میں سرہلا دیا۔ ریٹرننگ آفیسر نے دوبارہ کہا کہ قرآن کی کوئی سورۃ آتی ہے تو امیدوار نے دوبارہ نفی میں سرہلا دیا۔ آفیسر نے کہا کہ عیسائیوں کا کلمہ ہی سنا دو تو امیدوار نے کہا کہ وہ بھی نہیں آتا جب کہ ایک امیدوار سے سوال پوچھا گیا کہ نماز جنازہ میں کتنے سجدے ہوتے ہیں تو امیدوار نے جواب دیا کہ نماز جنازہ میں دو سجدے ہوتے ہیں۔

ملتان میں ریٹرننگ آفیسر نے ایک امیدوار سے کہا تیسرا کلمہ سناؤ۔ اس نے کہا کہ نہیں آتا۔ جس پر عدالت نے کہا کہ باہر کھڑے ہو کر یاد کرو اور تین گھنٹے بعد دوبارہ آنا۔ ان تین گھنٹوں کے دوران امیدوار کلمے یاد کرتا رہا۔ ایک امیدوار سے پوچھا گیا کہ اسلام کے بنیادی ارکان کتنے ہیں۔ تو وہ کوئی جواب نہ دے پایا۔ جس پر اسے عدالت سے باہر جانے کا حکم دے دیا گیا۔ ایک امیدوار سے کہا گیا کہ سورۃ فاتحہ سناؤ تو وہ پریشان ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا۔ پھر اسے کہا گیا کہ الحمدللہ والی سورۃ پڑھو تو اس نے فر فر پوری سورۃ سنادی۔ اس کے کاغذات درست قرار دے دیئے گئے۔

کمالیہ کی یونین کونسل 76 کے امیدوار برائے ناظم سے سوال کیا گیا کہ زبور کس نبی پر اتری تو ناظم خاموش رہا جب کہ نائب ناظم کے امیدوار نے جواب دیا کہ زبور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اتری ہے۔

اٹھارہ ہزاری میں اکثر امیدواروں کو دعائے قنوت، نماز جنازہ کی دعا اور تیمم کرنے کا طریقہ یاد نہیں تھا۔ اسلام میں ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کے بارے میں پوچھے گئے سوال میں دو امیدواروں نے نو سے گیارہ شادیاں کرنے کو جائز قرار دیا۔ ایک امیدوار نے کہا کہ ایک سے زیادہ شادی عورت کے ساتھ زیادتی ہے۔ حکمت کے پیشے سے وابستہ ایک امیدوار نے غسل کے چار فرائض بتائے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ بقراط اسلامی تہذیب کا ایک عظیم حکیم تھا جب کہ ایک اور امیدوار کا کہنا تھا کہ منہ دھونے سے غسل مکمل ہو جاتا ہے۔ ایک اور امیدوار نے نماز ظہر کی چار رکعتیں بتائیں۔

فیصل آباد میں ایک امیدوار کو نماز جنازہ سنانے کے لئے کہا گیا تو اس نے کہا۔ نہیں آتی۔ اس سے پوچھا گیا کہ نماز جنازہ کیسے پڑھتے ہو؟ کہنے لگا۔ جنازہ گاہ کی دیواروں پر لکھی ہے۔ وہاں سے پڑھ لیتا ہوں۔ ایک اور امیدوار نے جب نماز جنازہ سے لاعلمی ظاہر کی تو اس سے پوچھا گیا۔ کیسے پڑھتے ہو؟ کہنے لگا ہماری برادری میں فوتیدگیاں کم ہوتی ہیں۔ اس لئے یاد کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ ایک خاتون امیدوار زہرہ سے پوچھا گیا۔ حضور پاکؐ کی کتنی بیٹیاں تھیں؟ کہنے لگی ایک۔ جب نام پوچھا گیا تو جواب ملا۔ زہرہ بی بی۔

ایک جنرل کونسلر کے امیدوار سے جب سوال شروع کئے گئے تو اس نے اعلان کیا مجھے پہلے کلمہ کے سوا کچھ نہیں آتا۔ ایک امیدوار نے دعائے قنوت کے بجائے التحیات سنانے کی "اجازت" چاہی۔ کاغذات کی جانچ پڑتال کے آخری روز امیدواروں کی اکثریت دعائے قنوت یاد کر کے آئی تھی لیکن ریٹرننگ افسروں نے امیدواروں سے اس دعا کے بجائے مختلف سوالات کیے۔ ایک ریٹرننگ افسر نے نائب ناظم کے امیدوار سے سوال کیا کہ وہ دس خلفائے راشدین میں سے بڑے خلیفہ کا نام بتائے؟ جس پر امیدوار نے فوراً جواب دیا۔ خلیفہ امام بخش پہلوان۔ ایک امیدوار سے کہا گیا کہ چند پیغمبروں کے نام بتاؤ جس پر اس نے صحابہ کرامؓ کو پیغمبر قرار دے دیا۔ ایک امیدوار کو دعائے قنوت سنانے کو کہا گیا تو اس نے قل ھو اللہ پڑھنا شروع کر دی اور کہا کہ ہمارے محلے کی مسجد کے امام نے کہا ہے کہ جسے دعائے قنوت نہ آتی ہو وہ تین بار قل ھو اللہ پڑھ لیا کرے۔

جھنگ میں ریٹرننگ افسر نے ایک امیدوار حق نواز کے کاغذات اس بنیاد پر رد کر دیئے کہ وہ نماز ظہر اور نماز عشاء کی پوری رکعتیں نہ بتا سکا۔

### تاریخ پاکستان، جغرافیہ اور معلومات عامہ

گوجرہ میں ایک امیدوار سے سوال کیا گیا کہ قیام پاکستان کے لیے سب سے زیادہ کس جماعت نے کام کیا تو مذکورہ امیدوار نے جواب دیا کہ کانگریس نے۔

اٹھارہ ہزاری کے امیدوار نے مکہ اور مدینہ کو پاکستانی شہر قرار دیا اور کہا کہ حج پاکستان میں ہوتا ہے جب کہ ایک امیدوار کا کہنا تھا کہ خانہ کعبہ مدینہ میں ہے اور مدینہ پاکستان کا شہر ہے۔ ایک امیدوار کا کہنا تھا کہ علامہ اقبال بہت بڑے مفسر تھے۔ انہوں نے تفسیر بانگ درا لکھی۔ ایک اور امیدوار سے پوچھا گیا کہ قومی ترانہ کس نے لکھا۔ تو اس نے جواب دیا کہ جناب والا میری تعلیم کم ہے۔ میں نے ترانہ نہیں لکھا۔ ایک گریجوایٹ امیدوار نے کہا کہ قومی ترانہ علامہ اقبال نے لکھا اور میں پاکستان کی تعمیر میں حصہ نہ لے سکا کیونکہ اس وقت میں بہت چھوٹا تھا۔ چار مختلف امیدواروں نے کہا کہ کراچی اور حیدر آباد صوبہ پنجاب میں واقع ہیں۔ راجن پور صوبہ سندھ کا جب کہ منڈی بہاؤالدین صوبہ فیصل آباد کا شہر ہے۔ ایک امیدوار نے کہا کہ پاکستان کے شمال میں افغانستان واقع ہے۔ ایک خاتون امیدوار نے اپنے گاؤں کوٹ مراد کو صوبہ قرار دیتے ہوئے پنجاب کو اس کی یونین کونسل بتایا جب کہ ایک دوسری خاتون امیدوار سے پوچھا گیا کہ ڈی سی۔ اے سی یا مجسٹریٹ میں سے ضلع کا سب سے بڑا افسر کون ہوتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ پٹواری ضلع کا حاکم ہوتا ہے۔ ایک مرد امیدوار نے گورنر پنجاب کا نام پرویز مشرف جب کہ ایک دوسرے امیدوار نے ملک کے سربراہ کا نام جنرل محمد صدیق بتایا۔

بعض علاقوں میں ریٹرننگ افسران اور امیدواروں کے درمیان بہت دلچسپ گفتگو بھی ہوئی۔ مثلاً فیصل آباد میں ایک ریٹرننگ افسر نے دونوں ٹانگوں سے معذور ایک امیدوار کے کاغذات نامزدگی منظور کرتے ہوئے کہا کہ وہ انتخابی کنونسنگ کے لئے حلقہ میں کیسے جائے گا۔ جس پر امیدوار نے جواب دیا کہ جیسے وہ عدالت میں آیا ہے۔ اسی طرح کنونسنگ کے لئے بھی چلا جائے گا۔

ملتان میں ایک امیدوار سے نام پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا۔ محمد سرور۔ ریٹرننگ افسر نے پوچھا سرور کے معنی کیا ہیں؟ امیدوار نے جواب دیا کہ سخی سرور۔ جس پر کمرہ عدالت کشت زعفران بن گیا۔ ایک امیدوار سے پوچھا گیا کہ ملک کا آئندہ صدر کون ہو گا؟ تو اس نے کہا کہ چیف ایگزیکٹو۔ اس سے پھر پوچھا گیا کہ کون سے چیف ایگزیکٹو؟ جواب ملا۔ جنرل پرویز مشرف۔ اس کے کاغذات درست قرار دے دیئے گئے۔

لیبر کی سیٹ پر ایک امیدوار نے ایک تعمیراتی کمپنی کا سرٹیفکیٹ ساتھ لگایا ہوا تھا۔ ریٹرننگ افسر نے جب اس سے پوچھا کہ یہ اس نے کہاں سے بنوایا ہے۔ تو امیدوار پریشان ہو گیا۔ اس سے پوچھا گیا کہ وہ کیا کام کرتا ہے تو پھر بھی خاموش رہا جس پر ریٹرننگ افسر نے اسے گرفتار کر کے تھانہ چہلیک کی حوالات میں بھجوا دیا تا کہ بوگس سرٹیفکیٹ کے سلسلہ میں اس کے خلاف کیس درج کیا جا سکے لیکن مذکورہ تعمیراتی کمپنی کے لوگ تھانہ پہنچ گئے کہ سرٹیفکیٹ ٹھیک ہے۔

اٹھارہ ہزاری میں ایک شخصیت کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں امیدوار نے کہا کہ سنا ہے وہ آدمی تھا۔ اسی طرح ایک امیدوار سے دوسری شادی کے بارے میں سوال کیا گیا تو اس نے جواب دیا کہ وہ ابھی اپنی پہلی بیوی پر آج تک قابو نہیں پا سکا۔ للہٰذا دوسری شادی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

فیصل آباد کی یونین کونسل 184 سے جنرل کونسلر کا امیدوار محمد رمضان قرآن کی کوئی آیت نہ سنا سکا۔ اس بنا پر اس کے کاغذات مسترد کر دیئے گئے۔ امیدوار نے اپیل کر دی اور سماعت کے دوران بھی وہ قرآن کی کوئی آیت نہ سنا سکا۔ ریٹرننگ افسر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج فیصل آباد شبیر ظہیر نے محمد رمضان کی اپیل بھی مسترد کر دی۔

(روزنامہ خبریں سنڈے میگزین 27 مئی 2001ء)

بقیہ صفحہ 4

کو خاموشی سے کرنے کے عادی تھے۔ میں نے انہیں کبھی بھی اونچے لہجے میں بات کرتے نہیں سنا۔ ہر بات نہایت پروقار اور دھیمے انداز میں کرتے تھے۔ اسی طرح ان کا ہر عمل اپنے اندر دھیما پن لیکن ٹھوس انداز لیے ہوتا۔ بہت زیادہ معاملہ فہم تھے ہر فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کرتے تھے لیکن جب کوئی فیصلہ کر لیتے تو مضبوطی کے ساتھ اس پر قائم رہتے۔

### گھر کے کاموں میں معاونت

میں کافی عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کی مریضہ ہوں۔ اور جب بچے چھوٹے تھے تو اپنی انتہائی مصروفیت کے باوجود گھر کے چھوٹے چھوٹے کاموں میں بوقت ضرورت ہر قسم کی مدد کر دیتے تھے۔ آپ کی حتی الوسع یہی کوشش ہوتی تھی کہ زیادہ تر اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے کریں اور کہتے تھے مجھے اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا اچھا لگتا ہے۔ اسی طرح شدید تھکن یا بیماری کی حالت میں بھی کبھی دبوانا پسند نہ کرتے تھے۔ اگر کبھی کوئی دبانے کے لئے کہتا تو کہتے کہ میں یہ بری عادت نہیں ڈالتا۔ البتہ آخری دنوں میں جب بھی دباتے تو منع نہ کرتے اور آنکھیں یوں موند لیتے۔ جیسے سکون مل رہا ہو۔

خدا تعالیٰ کا قانون پورا ہوا اور ایسی پیاری اور شفیق ہستی ہم سب کو چھوڑ کر اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئی خدا کی ہزار ہا رحمتیں اور برکتیں ہوں آپ پر اور وہ قادر مطلق خدا آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہم اپنے رب کی رضا پر راضی ہیں۔ کیونکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ ہمارے دل انتہائی دکھی ہیں کہ اتنی عظیم ہستی ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہوئی۔ دل و دماغ تو ابھی تک اس تلخ ترین حقیقت کو تسلیم کرنے پر راضی ہی نہیں۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ وہ ہمیں اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں کہ رب العزت ہمیں صبر جمیل عطا کرے ان کے بچوں کا ہر حال میں حافظ و ناصر ہو انہیں دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازے اور انہیں اپنے والد صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیہ خون۔ خدمت بھی عبادت بھی

# اطلاعات و اعلانات

## کرنل شہزاد احمد خان صاحب کا انتقال

مکرم عامر احمد خان طارق صاحب اطلاع دیتے ہیں:
کرنل شہزاد احمد خان (ر) ابن خان سعید احمد خان صاحب کو 29/ مئی 2001ء کو ان کی زمین منڈی فیض آباد میں علاقہ کے مقیم لوگوں نے فائرنگ کر کے جاں بحق کر دیا۔ کرنل صاحب عدالت سے اپنے حق میں فیصلہ کے بعد زمین کا قبضہ لینے گئے تھے۔

کرنل شہزاد احمد خان صاحب کے دادا کرنل اوصاف علی خان حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے خالہ زاد بھائی تھے۔ آپ کی چھوٹی ہمشیرہ قیصرہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کی اہلیہ اور حضرت مصلح موعود کی بہو ہیں آپ کے نانا حضرت خان مجید خان صاحب آف کپورتھلہ اور پڑنانا حضرت محمد خان صاحب حضرت بانی سلسلہ کے قریبی رفقاء میں شمار کیے جاتے ہیں۔

کرنل شہزاد احمد خان صاحب 7 مئی 1930ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ مخلص احمدی، خلافت احمدیہ کے شیدائی تھے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے فوج میں شمولیت اختیار کی۔ شروع دن سے آپ کی قابلیت اور ایمانداری کی ساکھ فوج میں اپنا اثر جما چکی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ سابقہ دور میں آپ کو فوج سے جبری ریٹائر کر دیا گیا۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد فیملی پلاننگ کمیشن میں ایک مشہور سیاسی خاتون شخصیت کے ساتھ بطور ڈائریکٹر کام کیا۔ دوران ملازمت آپ نے محسوس کیا کہ اب مزید یہاں کام کرنا آپ کے خاندانی وقار کے خلاف ہے تو آپ نے فوری استعفیٰ دے دیا۔ بعد ازاں اور وہ خاتون آپکی بارہا منت کرتی رہیں اور واپس لانے کی بھرپور کوشش کرتی رہیں لیکن آپ نے واپس آنے سے صاف انکار کر دیا۔

ہر حلقہ میں آپ کی قابلیت اور ایمانداری کی وجہ سے بہت عزت کی جاتی تھی۔ آپ ہر وقت کام میں مصروف رہنے اور محنت کرنے والے انسان تھے۔

کرنل شہزاد احمد خان صاحب نے اہلیہ بیوہ دردانہ خانم صاحبہ دو بیٹے آفتاب احمد خان (امریکہ) فواد احمد خان (امریکہ) اور ایک بیٹی سعدیہ شہناز صاحبہ اور بہن قیصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب اور بھائی انیس احمد خان صاحب (کینیڈا) سوگوار چھوڑے ہیں آپ کے داماد ڈاکٹر مبشر احمد چوہدری امریکہ کے بہت قابل اور مشہور و معروف ہارٹ سرجن ہیں۔ جانے والے کی روح کا یہ حق ہے کہ افراد جماعت مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے خاص دعائیں کریں اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز کرنل صاحب کے پسماندگان کو بھی اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں جن کی زندگیوں میں آپ کی وفات کی وجہ سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ صبر جمیل عطا فرمائے اور جماعت اور خلافت احمدیہ کا سچا خادم بنائے۔ (آمین)

## درخواست دعا

مکرم محمود احمد باجوہ صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں عزیزم ارشد محمود باجوہ کو ناک پر چوٹ لگنے کی وجہ سے فریکچر ہو گیا تھا۔ فضل عمر ہسپتال میں آپریشن ہو گیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

مکرم مبشر احمد ریحان صاحب (کارکن تحریک جدید ربوہ) تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ محترمہ سلیم اختر صاحبہ بوجہ ہائی بلڈ پریشر شدید علیل ہیں بلڈ پریشر کنٹرول نہیں ہو رہا فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں بہت پریشانی ہے احباب سے اور بزرگان جماعت سے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ شفا عطا فرمائے۔

## سانحہ ارتحال

مکرم منیر احمد شمس مربی سلسلہ لکھتے ہیں خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد اشرف صاحب مورخہ 15 جون 2001ء بروز جمعۃ المبارک ایک نہر کراس کرتے ہوئے پانی میں ڈوب کر وفات پا گئے ہیں میرے بھائی ہمارے خاندان میں سے پہلے احمدی تھے 1983ء میں بیعت کی بعد میں ہمیں احمدیت جیسی نعمت سے نوازا آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ اور مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

# عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

## پاکستان میں بحالی جمہوریت کے منتظر ہیں

امریکہ نے کہا ہے کہ بش انتظامیہ پاکستان سے ایسے تعلقات استوار کرنے پر کاربند ہے جو دونوں ملکوں کے لئے مفید ہوں۔ وائٹ ہاؤس میں امریکی حکام نے کہا کہ امریکہ پاکستان میں بحالی جمہوریت کا منتظر ہے۔ جو تعلقات کو معمول پر لانے میں مددگار ہوگا۔

## آزاد کشمیر پر بات ہوگی بھارتی وزیراعظم واجپائی

نے کہا ہے کہ انہیں امید ہے کہ آئندہ ہفتہ پاکستان اور بھارت کے مابین امن مذاکرات کے اچھے نتائج نکلیں گے۔ اور جنرل مشرف سے آزاد کشمیر پر بات ہوگی۔

## مشرق وسطی امن سمجھوتہ ٹوٹ جائیگا عرب

لیگ نے کہا ہے کہ اگر مشرق وسطی میں بین الاقوامی مبصر جلد از جلد تعینات نہ کئے گئے تو فلسطینیوں اور اسرائیل کے درمیان سیز فائر کا سمجھوتہ ختم ہو جائے گا۔

## منی پور میں ہنگامے اور کرفیو بھارت کے صوبہ

منی پور میں علیحدگی پسندوں اور مرکزی حکومت کے درمیان جنگ بندی میں توسیع کے سمجھوتے کے خلاف تین روزہ ہڑتال کے دوران بڑے پیمانے پر ہنگاموں کے نتیجہ میں دارالحکومت امپھال میں کرفیو نافذ کیا گیا ہے۔

## میزائل ڈیفنس کا برابر جواب دینگے روس کے

صدر پیوٹن نے کہا ہے کہ صدر بش کے ساتھ حالیہ ملاقات میں ہمارے درمیان اعلیٰ درجے کی مفاہمت پیدا ہوئی تاہم انہوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر امریکہ نے میزائل ڈیفنس پروگرام پر عمل کیا تو روس بھی اپنے ایٹمی ہتھیاروں کو مزید موثر بنائے گا۔

## امریکی فوج ہم پر بوجھ ہے جاپان کی وزیر خارجہ

میکسکو تناکا نے واشنگٹن میں امریکی صدر بش اور وزیر خارجہ کولن پاؤل سے ملاقات کی۔ صدر بش اور نائب صدر ڈک چینی نے جو جاپان کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کے عزم کا اظہار کر چکے ہیں جسے جاپانی حکام نے دوستانہ اور گرمجوشی پر مبنی قرار دیا۔ کولن پاؤل سے جاپانی وزیر خارجہ نے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ امریکی فوج ہم پر بوجھ ہے اسے واپس بلاؤ۔

## مقبوضہ کشمیر میں جھڑپیں مقبوضہ کنٹرول لائن کے

قریب ایک جھڑپ کے دوران پانچ مجاہدین شہید اور ایک بھارتی فوجی ہلاک ہو گیا۔ اور آمدہ اطلاعات کے مطابق کپواڑہ میں دو مجاہدین سیکیورٹی فورسز کے ساتھ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ اس کے علاوہ مجاہدین نے جھڑپوں کے دوران فوجی گاڑی راکٹوں سے اڑا دی اور بڈگام میں فوجی کیمپ اڑا دیا۔

## چیچنیا میں جھڑپیں چیچنیا میں روسی افواج اور چیچن

جانبازوں کے درمیان جھڑپوں میں روسی خفیہ ایجنسی ایف ایس بی کے دو افسران سمیت 29 روسی فوجی ہلاک جبکہ 14 جانباز شہید ہو گئے۔

## حریت پسندوں کا قلع قمع کر دیں گے فلپائن

کی فوج ابوسیاف حریت پسندوں کے گرد گھیرا تنگ کر رہی ہے جبکہ دوسری طرف حکومت نے حریت پسندوں کی اس تجویز پر غور کیا ہے کہ وہ دو یرغمالیوں کو رہا کرنے پر تیار ہیں بشرطیکہ فوج ان کا تعاقب ختم کر دے۔

## تیل کی قیمتوں میں اضافے پر احتجاج انڈونیشیا

میں تیل کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف دوسرے روز بھی احتجاج کا سلسلہ جاری رہا جکارتہ میں پتھراؤ کرنے والے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے آنسو گیس پھینکی۔

## امریکہ معاہدہ ختم کرنے سے باز رہے

روس اور چین نے ایک بار پھر امریکی متنازعہ میزائل دفاعی پروگرام کے خلاف مشترکہ حکمت عملی جاری رکھنے کا عزم ظاہر کرتے ہوئے واشنگٹن پر واضح کیا ہے کہ اینٹی بیلسٹک میزائل کے سمجھوتے کو ختم کرنے کی ہرگز کوشش نہ کی جائے روسی خبر رساں ادارے کے مطابق روس کے صدر نے چین کے صدر کو امریکہ کے صدر کے ساتھ اپنی حالیہ گفتگو سے آگاہ کیا۔

## افغانستان کی صورتحال بگڑ رہی ہے افغانستان

میں سہولتوں کی دستیابی کے باوجود صورتحال بگڑ رہی ہے تاہم یہ بات افغانستان کے لئے اقوام متحدہ کے کوآرڈینیٹر ایرک ڈی مول نے ایک انٹرویو میں کہی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## بقیہ صفحہ 2

### طبی سہولت

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان سے وقف کر کے آنے والے ہمارے ڈاکٹر مکرم مبارک احمد صاحب آغا نے بڑی محنت سے حاضرین جلسہ کو طبی سہولیات بہم پہنچائیں۔

### بک اسٹال

حاضرین کے لئے جماعتی لٹریچر واہم کتب پر مبنی بک سٹال کا اہتمام بھی کیا گیا تھا جہاں مختلف کتب دستیاب تھیں۔ جلسہ کے دوران احباب اس سٹال سے بھی مستفید ہوتے رہے۔

### حاضری

امسال ملک بھر سے خدا تعالیٰ کے فضل سے 116 جماعتوں سے 1600 احباب جلسہ میں شریک ہوئے جبکہ گزشتہ سال حاضری 1200 تھی۔ ہمسایہ ممالک سے بھی چودہ افراد شامل ہوئے۔

### نشرو اشاعت

ملک کے اہم ذرائع نشرو اشاعت نے امسال بھی اس جلسہ کی خبر اور تفصیلات شائع کیں۔ جلسہ کی افتتاحی تقریب کے وقت ریڈیو نیشنل گنی بساؤ اور نیشنل ٹیلی ویژن کے نمائندے اور ملک کے دو بڑے اخبارات کے نمائندے حاضر تھے۔ انہوں نے جماعت کے تعارف پر مبنی پروگرام تیار کئے اور مکرم امیر صاحب کا انٹرویو بھی ریکارڈ کیا۔ اسی دن شام کے پروگرام میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے ہمارے جلسہ کی خبریں نمایاں نشر کیں اور اخبارات نے بھی جلسہ کی تفصیلی رپورٹ دی۔ الحمد للہ علی ذالک

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس جلسہ کی جملہ برکات اور ثمرات حسنہ سے احباب جماعت گنی بساؤ کو متمتع فرمائے اور دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے جملہ پروگراموں کو کامیاب سے کامیاب بناتا چلا جائے اور غلبہ حق کو قریب تر کر دے۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 اپریل 2001ء)

عطیہ خون
خدمت بھی۔ عبادت بھی

# ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 20 جون - گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 29 زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ
☆ جمعرات 21 - جون غروب آفتاب: 7-19
☆ جمعہ 22 - جون طلوع فجر: 3-20
☆ جمعہ 22 - جون طلوع آفتاب: 5.00

### امید ہے کہ امریکہ منصفانہ سلوک کریگا

وزیر خارجہ عبدالستار نے امریکہ سے اپیل کی ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ غیر منصفانہ رویہ اختیار نہ کرے اگر امریکہ بھارت پر سے پابندیاں ختم کرتا ہے تو پھر پاکستان سے بھی ختم ہونی چاہئیں بش انتظامیہ کے ساتھ ہماری بہت سی امیدیں وابستہ ہیں اور انہیں پاکستان کی اہمیت کو جان لینا چاہئے کہ پچاس سال سے ہم امریکہ سے دوستی اور تعاون کرتے آرہے ہیں - پاکستان امید رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ انصاف کے تقاضوں پر مبنی سلوک ہوگا - ان خیالات کا اظہار انہوں نے واشنگٹن میں تخفیف اسلحہ کے ماہرین کی ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا ہمارا نیوکلیئر ٹیسٹ پرامن مقاصد کے لئے ہے اور ہم نے اپنے دفاع اور سالمیت کے لئے مجبوراً یہ قدم اٹھایا ہے -

### دورہ بھارت کی تاریخ طے ہوگئی

چیف ایگزیکٹو کے دورہ بھارت کی تاریخ طے ہوگئی ہے اور بھارتی وزیر خارجہ کے جاری کردہ اعلان کے مطابق مشرف واجپائی ملاقات 14 سے 16 جولائی تک نئی دہلی میں ہوگی -

### کوآپریٹو متاثرین میں رقوم تقسیم ہوں گی

وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا کہ حکومت نے قومی احتساب بیورو (نیب) کے ذریعے کی گئی ریکوری کی رقوم کوآپریٹو سکینڈل کا شکار ہونے والے کھاتہ داروں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے - جس کی چیف ایگزیکٹو نے بھی منظوری دے دی ہے وہ پلاننگ کمیشن کے آڈیٹوریم میں پوسٹ بجٹ پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے - اس موقع پر ان کے ساتھ وفاقی وزیر تجارت وصنعت عبدالرزاق داؤد سیکرٹری جنرل خزانہ چیئرمین سی بی آر وغیرہ بھی موجود تھے -

### کوئٹہ میں 7 - افراد قتل

مستونگ میں گھات لگا کر بیٹھے ہوئے افراد نے اندھا دھند فائرنگ کر کے 7 قبائلیوں کو ہلاک اور پانچ کو زخمی کر دیا - تفصیلات کے مطابق مرکزی نائب صدر بلوچستان نیشنل موومنٹ عبدالخالق لنگو اپنے حامیوں کے ساتھ سیشن کورٹ مستونگ آرہے تھے تاکہ کسی مقدمے کی سماعت سنی جا سکے جب وہ مستونگ سٹیڈیم کے پاس پہنچے تو مسلح افراد نے ان پر فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجے میں چھ افراد موقع پر ہی ہلاک ہوگئے اور ایک ہسپتال جا کر جاں بحق ہوا - بتایا گیا ہے کہ لنگو قبیلے کے دو متحارب گروپوں میں پرانی دشمنی تھی -

### مسئلہ کشمیر کا مرحلہ وار حل

چیف ایگزیکٹو کے ترجمان میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ اگر بھارت نے مجوزہ مذاکرات میں مخلصی اور کھلا ذہن دکھایا تو امن کی طرف بڑی پیشرفت متوقع ہے - اعلان لاہور کو مجوزہ سربراہ مذاکرات سے منسلک کرنا ایک قدم آگے بڑھا کر دو قدم پیچھے جانے کے مترادف ہے - مسئلہ کشمیر پر اقوام متحدہ کی قراردادیں صرف پاکستان کے لئے ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے لئے اہم ہیں - یہ سربراہ بات چیت مسئلہ کشمیر کے بامقصد حل کے لئے پہلا بڑا قدم ہوسکتی ہے - اگر یہ موقع بھی ضائع ہوگیا تو سب کے لئے قابل افسوس ہوگا - پاکستان کھلے ذہن اور لچکدار رویے کے ساتھ مذاکرات میں شریک ہو رہا ہے - اور پاکستان مسئلہ کشمیر کے مرحلہ وار حل کا خواہاں ہے -

### معیشت کی بحالی اولین ترجیح ہے

غیر ملکی سرمایہ کاروں کی ایک ٹیم نے ایلائن ٹیکنالوجی مینجمنٹ کے چیئرمین ضیاء چشتی کی سربراہی میں چیف ایگزیکٹو سے ملاقات کی - وزیر خزانہ شوکت عزیز بھی اس موقع پر موجود تھے چیف ایگزیکٹو نے سرمایہ کاروں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ حکومت قومی معیشت کی بحالی کو اولین ترجیح دے رہی ہے - حکومت اپنی اقتصادی اصلاحات کا تسلسل کو برقرار رکھنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے انہوں نے مزید کہا ہم بیرونی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال کر رہے ہیں - اس کے علاوہ ہماری حکومت زراعت اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترقی کو بہت اہمیت دے رہی ہے -

### مہنگائی اور بیروزگاری میں اضافہ ہوگا

پاکستان کے سابق چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے وفاقی بجٹ کو حکومت کے اقتدار کو مزید طول دینے کے سلسلے کی کڑی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بجٹ قطعی طور پر عالمی بنک اور آئی ایم ایف کے بعض احکامات کے مطابق ہے حالیہ وفاقی بجٹ پر مختلف سیاسی رہنماؤں نے ردعمل کا اظہار کیا ہے جس میں کہا ہے کہ اس سے ملک چھوڑنے والوں کی تعداد بڑھ جائے گی - بجٹ قوم کی پیٹھ پر بے آواز کوڑا ہے - یہ فوجی حکومت کی ڈکٹیشن ہے وزیر خزانہ نے آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کا تحفہ پیش کیا ہے زراعت کو یکطرفہ نظر انداز کر دیا گیا ہے - تنخواہوں میں اضافہ آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے - تباہی سامنے نظر آرہی ہے - مہنگائی اور بے روزگاری میں اضافہ ہوگا -

### عوام کے زخموں پر نمک چھڑکا گیا

اے آر ڈی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ یہ بجٹ کا نہیں منی بجٹوں کا دور ہے منتخب حکومتیں عوام کے سامنے جوابدہی سے ڈرتی ہیں لیکن موجودہ حکومت کو تو اس کا بھی خوف نہیں - اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا کہ عوام پر ظلم ہو رہا ہے - پٹرول کا فیصلہ پہلے ہوگیا - بجلی اور گیس میں اب اضافہ ہو رہا ہے - حکومت غریبوں کو ختم کر کے دم لے گی - یہ بجٹ کے بارے میں سیاسی مذہبی وتاجر تنظیموں کا ردعمل ہے - جو انہوں نے ظاہر کیا -

### آئی ایم ایف کی ہدایات پر عمل ہوا

ملک کے اقتصادی ماہرین اور کاروباری افراد نے وفاقی بجٹ کے بارے میں ملے جلے ردعمل کا اظہار کیا ہے تاہم ماہرین نے حکومت کے بجٹ کو متوازن قرار دیا ہے - اس ردعمل میں کہا گیا نجکاری ڈی ریگولیشن آزاد ایکسچینج ریٹ جیسی پالیسیوں نے دس سال میں کچھ نہیں دیا - بعض نے کہا یہ بیورو کریٹک بجٹ ہے -

### بجٹ غریب کش ہے

مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کی طرف سے بجٹ پر تنقید کا سلسلہ جاری ہے - جس میں کہا گیا ہے کہ حالیہ بجٹ صدی کا پہلا بڑا دھوکہ ہے - زراعت کے لئے مراعات کی بجائے سیلز ٹیکس دوگنا کر دیا گیا - بجٹ غریب کش ہے - مہنگائی کا طوفان آئے گا -

### خدا جانے دسمبر آتا بھی ہے یا نہیں

بجٹ میں سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں دسمبر 2001ء سے اضافے پر ملازمین نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے - بعض نے کہا اضافے کا تو چھ ماہ بعد پتہ چلے گا لیکن ہمارے اخراجات فوری بڑھ گئے مراعات دینے کا دعویٰ بھی چھ ماہ تک لٹکا دیا گیا - اخبارات میں خبریں پڑھ کر مالک مکان اور دوسرے لوگ نرخ بڑھانے کا مطالبہ کردیں گے -

### ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں پر نظر ثانی

وفاقی وزیر خزانہ نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس میں مختلف ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں پر نظر ثانی کے بعد حکومت کو 5.5 ارب روپے کے اضافی وسائل دستیاب ہوں گے - نئے بجٹ میں سی بی آر کو سیلز ٹیکس کی مد میں 11 - ارب کے اضافی وسائل حاصل ہوں گے -

### حکومت مقررہ حد سے زیادہ قرضے نہیں لے سکے گی

وفاقی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ حکومت پر قانونی پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کے تحت حکومت بیرونی وداخلی قرضے مقررہ حد سے زیادہ نہیں لے سکے گی - تنخواہوں میں دسمبر سے اضافہ قومی وسائل کی حدود میں رہ کر کیا گیا ہے - اس کے بعد دوسرے مرحلے میں مزید تنخواہیں بڑھیں گی قومی کھاد پالیسی کا عنقریب اعلان کیا جائے گا - پاکستان میں فارن کرنسی کے اکاؤنٹس منجمد نہیں کئے جائیں گے -

## اعلان دار القضاء

(محترمہ آصفہ بٹ صاحبہ بابت ترکہ مکرم منور احمد صاحب)

محترمہ آصفہ بٹ صاحبہ بیوہ مکرم منور احمد صاحب ساکنہ مکان نمبر A-89 بلاک کیو نارتھ ناظم آباد کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں - قطعہ نمبر 9/14 محلہ دارالرحمت غربی برقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے - یہ قطعہ ہمارے دونوں بچوں یعنی بیٹے نعیم احمد اور بیٹی نصرت جبین کے نام منتقل کر دیا جائے - مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہے - جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے -

(1) محترمہ آصف بٹ صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم نعیم احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرمہ نصرت جبین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں -

(ناظم دار القضاء ربوہ)


حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/50 روپے - بڑی -/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
✆ 04524-212434 Fax:213966

گاڑی برائے فروخت
ٹویوٹا کرولا - سلور گرے میٹلک کلر GL-Model1996
بہترین حالت میں برائے فروخت موجود ہے
فون: 213699 - 214214

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ - فون دفتر 214209
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر، دمہ، کینسر، بلڈ پریشر، تپ دق، السر، ایگزیمہ، نرینہ اولاد، لیکوریا، نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کے لئے رابطہ فرمائیں
38/1 دار الفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3 - فون 213207

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971


روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل - 61